بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر ۳۹۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱ر

۱۵۱

یوم :- جمعہ ۲۸ ذی القعدہ ۱۳۷۳ ہجری

جلد ۴۳/۸ | ۳۰ وفا ۱۳۳۳ ہش * ۳۰ جولائی ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۱۵

گوا کے قومی رضاکاروں نے ناگرا حویلی کے علاقہ میں ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا

بمبئی ۲۹ جولائی۔ آج صبح گوا کے قومی رضاکاروں نے پرتگالی علاقے ناگرا حویلی کے ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ یہ گاؤں پرتگالی سرحد سے آٹھ میل دور ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جب رضاکار اس گاؤں میں داخل ہوئے۔ تو سینکڑوں آدمیوں نے ان کا استقبال کیا۔ پرتگالی پولیس نے گولی چلائی۔ لیکن کوئی آدمی زخمی نہیں ہوا۔ اور رضاکار آسانی سے گاؤں پر قابض ہو گئے

پرتگالی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی پولیس نے ناگرا حویلی کے پورے علاقے کو گھیرے میں لیا ہے۔ لزبن ریڈیو نے کہا ہے کہ ہندوستان نے ناگرا حویلی کی حالت کا مطالعہ کرنے کے لئے تین پرتگالی مبصرین کو ہندوستانی علاقے سے گزرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے ۔ . . . . ح تسلیم کر لیا ہے کہ اس نے اس علاقہ میں جارحانہ کارروائی کی ہے

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گذشتہ ایک ہفتہ سے بخار ہو جاتا ہے ابتدائی چند دنوں تک تو ٹمپریچر معمولی رہا۔ لیکن ۲۴ جولائی کو ۱۰۵ درجے تک ہو گیا۔ اسی طرح ۲۶ جولائی کو بھی ٹمپریچر ۱۰۵ درجے تک پہنچ گیا۔ بیہوشی کی کیفیت رہی۔ کل شام کو ۱۰۰ درجہ تک بخار تھا۔ اور اسہال کی تکلیف بھی تھی۔ اب بھی حالت بدستور ہے۔ اور ضعف بہت زیادہ ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۹ جولائی (بوقت ۹ بجے شب) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

"حضرت میاں صاحب کی طبیعت آج اچھی رہی۔ شام کو ٹمپریچر نارمل تھا"

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

مصر امریکی فوجی و اقتصادی امداد کا خیر مقدم کرے گا

سویز کے علاقہ میں برطانوی فوجوں کو سامانِ خوراک بھیجنے کی پابندی اور دوسری پابندیاں ختم کر دی گئیں

قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم کا اعلان

قاہرہ ۲۹ جولائی۔ اب جب کہ مصر اور برطانیہ کے درمیان نہر سویز کے جھگڑے کا تصفیہ ہو گیا ہے۔ مصر امریکی فوجی اور اقتصادی امداد کا خیر مقدم کرے گا۔ اس امر کا اعلان مصر کے قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم نے کیا۔ انہوں نے قاہرہ میں کہا کہ ممکن ہے نہر سویز کے علاقہ سے برطانوی فوجوں کی واپسی کے سمجھوتہ پر باقاعدہ دستخط ہونے سے پہلے ہی امریکی امداد کے لئے بات چیت شروع ہو جائے۔ انہوں نے کہا۔ مصر مغربی ملکوں سے بہتر اور دوستانہ تعلقات قائم رکھنا چاہتا ہے۔ اس سمجھوتہ کے بعد برطانیہ مصر کا سب سے گہرا دوست بن گیا ہے۔ یہ اعلان انہوں نے وزیر خارجہ اور امریکی سفیر متعینہ قاہرہ کی ملاقات کے بعد کیا۔

میجر صلاح سالم نے کہا لیکن مصر نہ تو شمالی بحر اوقیانوس کی شریک طاقتوں کے معاہدے اور نہ پاکستان اور ترکی کے معاہدہ سے وابستہ ہوگا۔ اس ملاقات میں امریکی سفیر نے مصر کو فوجی اور اقتصادی امداد کی پیش کش کی تھی۔ واشنگٹن کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ اس امداد کے متعلق جلد ہی بات چیت شروع ہو جائے گی۔ خیال ہے کہ امریکی ماہرین مشرق وسطیٰ کے دفاعی ادارے کی سکیم کی بجائے ایک اور پروگرام تیار کر رہے ہیں۔ مصر اس سے پہلے مشرق وسطیٰ کے دفاعی ادارے کی سکیم مسترد کر چکا ہے

امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے برطانوی مصری سمجھوتہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سمجھوتہ سے مشرق قریب کی سلامتی کی نئی اور پائیدار بنیاد پڑ گئی ہے۔ اس سے مصر اور مغربی ملکوں کے تعلقات بہتر بنانے میں بہت مدد ملے گی۔

پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ یہ سمجھوتہ مصر اور جمہوری ممالک کی بہتری اور باہمی دوستی کے لئے بنیاد ثابت ہوگا اور اس سے اس تمام علاقہ کو فائدہ پہنچے گا۔

میجر صلاح سالم نے یہ اعلان کیا ہے کہ اب حکومت مصر نے سویز کے علاقہ میں برطانوی فوجوں کو سامان خوراک بھیجنے پر سے پابندی ہٹا لی ہے۔ اس کے ع

علاوہ برطانوی فوجیوں کو قاہرہ اور ملک کے دوسرے حصوں میں جانے کی جو ممانعت تھی۔ وہ بھی دور کر دی گئی ہے۔ بشرطیکہ وہ سپاہی فوجی وردی میں نہ ہوں — آج برطانوی دار العوام میں نہر سویز کے مصری برطانوی سمجھوتہ پر بحث ہو رہی ہے۔ کنزرویٹو پارٹی کے بیالیس ممبروں نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس مسئلہ پر حکومت کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ دیں گے۔ حکومت اس سوال پر اعتماد کا ووٹ مانگ رہی ہے۔

ملکی کارخانوں کے بنے ہوئے کپڑے کی قیمتوں میں مزید کمی کر دی گئی

کراچی ۲۹ جولائی۔ پاکستان کے دونوں حصوں میں ملکی کارخانوں کے بنے ہوئے کپڑے کی قیمتوں میں تین فی صدی سے ۱۲/۷ فیصدی مزید کمی کر دی گئی ہے۔ اس حکم کا اطلاق اتوار سے ہوگا۔ اور اس سٹاک پر بھی ہوگا۔ جو اسوقت کارخانوں اور تھوک اور پرچون فروشوں کے پاس موجود ہے۔ جون جولائی اگست میں تیار ہونے والے کپڑے کی قیمتوں میں تین فیصدی۔ اپریل اور مئی کے مہینوں میں تیار ہونیوالے کپڑے کی قیمتوں میں ۶/۹ فیصدی اور جنوری فروری مارچ کے مہینہ میں تیار ہونیوالے کپڑے کی قیمتوں میں ۱۲/۷ فیصدی کمی کر دی گئی ہے۔

انڈونیشیا اور ہالینڈ کی بات چیت جاری رہے گی

جکارتہ ۲۹ جولائی۔ انڈونیشیا اور ہالینڈ کے درمیان انڈونیشیا کے ڈچ یونین میں رہنے کے لئے جو بات چیت ہو رہی تھی۔ انڈونیشیا نے اسے جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج جکارتہ میں انڈونیشیا کی کابینہ کا چھ گھنٹہ تک اجلاس ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کابینہ کے ایک رکن نے بتایا ہے کہ ۷ اگست تک ہیگ کی بات چیت میں دونوں ملکوں کے درمیان کوئی اطمینان بخش تصفیہ ہو جائے گا۔ ۷ اگست انڈونیشیا کا یوم آزادی ہے۔

چائے کی فروخت میں ساڑھے بارہ فیصدی اضافہ

چاٹگام ۲۹ جولائی۔ چاٹگام میں چائے کی نیلام کے ذریعے فروخت میں ساڑھے بارہ فیصدی اضافہ ہو گیا ہے۔ کل وہاں چائے کی بارہ ہزار پیٹیاں فروخت کی گئیں۔ قیمت میں بھی اوسطاً چار آنے فی پونڈ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ چائے کی تمام قسموں کی مانگ بھی بڑھ گئی۔ آئندہ نیلام ۸ اگست کو ہوگا۔ امید ہے کہ اس وقت پچاس فی صدی زیادہ چائے فروخت کے لئے پیش کی جائے گی۔

افغانستان سے شدھی کے خلاف آواز اٹھانے کا مطالبہ

پشاور ۲۹ جولائی۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید نے افغانستان کو توجہ دلائی ہے کہ وہ شدھی کے خلاف آواز بلند کر کے دوسرے اسلامی ملکوں کا ساتھ دے۔ پختونستان کے نعرے کے متعلق انہوں نے کہا کہ جب تک ایک پاکستانی بھی زندہ ہے پختونستان کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

کراچی ۲۹ جولائی۔ حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے کہ جن علاقوں میں بوجہ سیلاب فصل خراب ہو گئی ہے مالگذاری معاف ...

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر نسبت روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرو

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب (صحیح مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو تم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔ میں بھی اس کے حضور رجوع کرتا ہوں۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کی مطبوعات

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے قیام کا سب سے بڑا مقصد ہر قسم کا اسلامی لٹریچر تیار کرنا اور قرآن مجید کا صحیح ترجمہ اور تفسیر اور قرآن مجید کے مشکل مقامات کا حل اور دیگر علوم قرآنیہ کی اشاعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کلمات طیبات اور کتب احادیث کی طباعت نیز حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے ملفوظات اور آپ کی تحریرات سے موجودہ مفاسد کا حل اور مغربی مصنفین کے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید پر اعتراضات کے جوابات وغیرہ دینا ہے۔

کمپنی ہذا کو کام کرنے کے لئے سرٹیفکیٹ مل چکا ہے۔ اور کمپنی نے پریس بھی خرید لیا ہے۔ مندرجہ ذیل کتابیں زیر کتابت ہیں۔ جو عنقریب چھپوائی جائیں گی۔

(۱) **سیرت خیر البشرؐ**۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تصنیف ہے۔ اور تمام واقعات صحیح بخاری سے ماخوذ ہیں۔

(۲) **نبیوں کا سردارؐ**۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے حالات از ولادت تا وفات دیئے گئے ہیں۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ کی تصنیف لطیف دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی سے ماخوذ ہیں۔

(۳) **اسلامی اصول کی فلاسفی**:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تالیف ہے۔ جو اپنی شہرت کی وجہ سے محتاج تعارف نہیں۔

(۴) **بحث**۔ جو تحقیقاتی عدالت برائے فسادات پنجاب میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے داخل کی گئی تھی۔ اس میں اسلامی آئیڈیالوجی اور احدیث پر بڑے بڑے مشہور اعتراضات کے جوابات درج ہیں۔

ان کتابوں کے فروخت کرنے کے لئے مختلف شہروں میں ہمیں ایسے دوستوں کی ضرورت ہے۔ جو کمیشن پر ان کتابوں کو فروخت کر سکیں۔ ترجیح ان دوستوں کو دی جائیگی۔ جو آرڈر کے ساتھ کم از کم نصف قیمت ادا کر دیں گے۔ کمیشن پچیس فی صد دیا جائیگا۔ (خاکسار جلال الدین شمس ربوہ)

اعلان دار القضاء

احباب چٹھیاں بھجواتے وقت محکمانہ چٹھیوں پتہ میں نام لکھ دیتے ہیں۔ جس سے کارروائی میں دقت ہوتی ہے۔ اس لئے احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ محکمانہ چٹھیاں صرف "ناظم دار القضاء ربوہ" کے پتہ پر بھیجا کریں تاکہ کارروائی میں غیر ضروری طوالت نہ ہو۔ امید ہے۔ احباب آئندہ خط و کتابت میں ان کا خیال رکھیں گے۔ (ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

ولادت

(۱) میرے مخلص دوست قریشی افتخار علی صاحب اندر سکرٹری چیف انجینئر بہاولپور بعد اولاد انجدید کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نومولود کی عمر دراز کرے اور نیک اور خادم دین بنائے۔ قریشی غلام سرور سکرٹری مال جماعت احمدیہ رحیم یار خاں۔ (۲) ہم غلام محمد صاحب واچ میکر (حافظ آباد) کو اللہ تعالےٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ احباب عزیز کے خادم دین و ملت، صالح اور دراز عمر ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار زبیر ارشد لیہ ضلع مظفرگڑھ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کسی تنگی پر خدا تعالیٰ سے بدگمان نہیں ہوتا

"مومن کسی تنگی پر بھی خدا سے بدگمان نہیں ہوتا۔ اور اس کو اپنی غلطیوں کا نتیجہ قرار دے کر اس سے رحم اور فضل کی درخواست کرتا ہے۔ اور جب وہ زمانہ گذر جاتا ہے۔ اور اس کی دعائیں بارور ہوتی ہیں۔ تو وہ اس عاجزی کے زمانہ کو بھولتا نہیں۔ بلکہ اسے یاد رکھتا ہے۔ غرض اگر اس پر ایمان ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سے کام پڑتا ہے۔ تو تقویٰ کا طریق اختیار کرو۔ مبارک وہ ہے۔ جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرلے۔ اور بدقسمت وہ ہے۔ جو ٹھوکر کھا کر اس کی طرف نہ جھکے۔" (ملفوظات)

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمائی ہوئی ہیں۔

شق نمبر ۱۔ ملازمین کے لئے (۱) پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ۔ (ب) سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم۔

شق نمبر ۲۔ زمینداروں کے لئے (۱) دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ۱ر فی ایکڑ (ب) دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے مالک بحساب ۲ر فی ایکڑ۔ (ج) دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع بحساب ۸ر فی ایکڑ۔ (د) دس ایکڑ یا اس سے زیادہ زمین کے مزارع بحساب ۱ر فی ایکڑ

شق نمبر ۳۔ تاجروں کے لئے:۔ بڑے تجار مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے۔ ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع۔

شق نمبر ۴:۔ صناع (لوہار۔ بڑھئی) نیز مزدوری پیشہ احباب۔ ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی اور مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

شق نمبر ۵:۔ وکلاء و ڈاکٹر صاحبان کے لئے (۱) پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ (ب) نیز ہر سال ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی۔

شق نمبر ۶:۔ ٹھیکہ دار اصحاب کے لئے:۔ سال کے مجموعی منافعے کا ایک فی صدی۔

شق نمبر ۷۔ لجنہ اماء اللہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ترسیٹھ ہزار روپیہ کے مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق نمبر ۸۔ خوشی کی تقاریب پر یعنی نکاح۔ شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان میں کامیابی وغیرہ مواقع پر حسب اخلاص واستطاعت۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے۔ مسابقت فرمائیے۔ اور جنت میں اپنا گھر بنائیے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

شکریۂ احباب

(از مکرم مولوی محمد صادق صاحب فاضل مبلغ سنگاپور)

خاکسار کو عزیزم عبد الودود محمد شافع کی علالت کی خبر ماہ جون میں متواتر پہنچتی رہی۔ آخر جون میں بزرگان سلسلہ اور احباب سے درخواست عاجزانہ کی گئی۔ کہ اس کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعائیں کر کے خاکسار کو شکریہ کا موقع دیا جائے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کی دعاؤں کی برکت سے خدا تعالیٰ نے میرے اس بچے کو صحت عطا فرمائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت میری چھوٹی بچی عزیزہ امۃ السلام پر اچانک گرمی کا حملہ ہوا۔ اور قبل اس کے کہ اس کے لئے کما حقہ دعا کی جاتی۔ اور کرائی جاتی۔ وہ اپنے رب سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس اچانک موت کی خبر سے جس قدر صدمہ پہنچا۔ اس کا اندازہ صرف اور صرف علیم وخبیر خدا ہی کر سکتا ہے۔

اس صدمہ میں سیدنا مولانا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور دیگر احباب اور جماعتوں نے اظہار افسوس اور ہمدردی فرمایا ہے۔ میں اپنے پیارے آقا اور دیگر بزرگان سلسلہ اور احباب کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

بالآخر پھر عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میرا آقا اور میرے تمام بزرگ اور بھائی دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے اور میرے اہل وعیال اور بوڑھے والدین کو اپنی پناہ میں رکھے۔ اور ہمیں اپنی برکات خاصہ سے نوازے اور اپنے سلسلہ عالیہ کی خدمت کی بیش از بیش توفیق بخشے۔ اللھم آمین۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳۰ ر وفا ۱۳۳۲ ہش

سمجھوتہ

مصر اور برطانیہ کا سمجھوتہ نہ صرف مصر بلکہ تمام اسلامی ممالک کے لئے باعث مسرت ہے۔ یہ درست ہے کہ اس سمجھوتہ سے مصر کی پوری حق رسی نہیں ہوئی۔ مگر یقیناً یہ مصر کی ترقی کے لئے ایک آگے کی طرف قدم ہے اور یہ برطانیہ کی اسلامی ملکوں سے پالیسی میں ایک عظیم تبدیلی کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔

برطانیہ نے ایک مدت سے مصر پر اپنا سایہ ڈال رکھا ہے۔ اور مصر اسی وقت سے قدم بہ قدم اس سے خلاصی حاصل کرنے کے لئے استقلال سے متواتر کوشش کرتا چلا آیا ہے اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ ایک قدم ہی ہے۔ پوری خلاصی اس وقت ہوگی۔ جب خود مصر کے اپنے فوجیوں کے ہاتھ میں نہر سویز کا مکمل انصرام آ جائے گا۔ اور برطانیہ یا کسی مغربی ملک کا اس سے کوئی تعلق واسطہ نہیں رہے گا۔

موجودہ حالات میں یہ سمجھوتہ مصر اور برطانیہ میں خوشگوار تعلقات قائم کرنے کے نقطۂ نظر سے بھی مستحسن خیال کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق ہم پہلے بھی اظہار رائے کر چکے ہیں کہ دنیا کے موجودہ سیاسی حالات کے پیش نظر برطانیہ کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ اسلامی ممالک سے اپنی پالیسی میں ایسی تبدیلی کرے کہ جس سے ان ممالک کی بڑھتی ہوئی آزادی کی خواہش پوری ہو۔ تاکہ وہ مساوات کی سطح پر اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائیں۔ اور دنیا کی مجموعی ترقی میں ایک دوسرے کے مددگار رہ کر حصہ لے سکیں۔

ہمیں امید ہے کہ اس سمجھوتہ سے مصر اور اس کے خیر خواہ ممالک نے جو توقعات باندھی ہیں وہ پوری ہوں گی۔ اور برطانیہ ان رعائتوں کا جو اس سمجھوتہ کی وجہ سے اس کو حاصل ہوئی ہیں ناجائز فائدہ نہیں اٹھائے گا۔ اور مصر کی اس خواہش میں آئندہ رکاوٹیں نہیں ڈالے گا کہ وہ اپنے علاقہ پر اسی طرح خودمختارانہ قبضہ کا مقتدر ہے۔ جس طرح برطانیہ اپنے جزیرے کے کسی حصہ پر قبضہ کا مقتدر ہے۔ اور معاہدہ کی شرائط کا واقعی پاس کریگا نہ کہ بعد میں لفظی میں میخ نکالکر اس کی روح کو مسخ کرنے کی کوشش کریگا۔

کمیونزم اور اسلام

کمیونسٹ پارٹی کو غیر قانونی قرار دینے پر بھی رائے کا اظہار کیا گیا ہے کہ چونکہ کمیونزم ایک آئیڈیالوجی ہے۔ اس کے کامل قلع قمع کے لئے لازمی ہے۔ کہ بالمقابل کوئی آئیڈیالوجی ہو۔ اس رائے کے مطابق اسلام ایک ایسی آئیڈیالوجی ہے جو کمیونزم کو شکست دے سکتی ہے۔

ہم اس رائے سے سو فیصدی متفق ہیں کمیونزم ایک نظام ہے۔ جو انسان کے معاشی مسائل کا کامل حل پیش کرنے کا دعویدار ہے اور چونکہ یہ انسان کے شکم کو اپیل کرتا ہے۔ جو انسان کا نہایت طاقتور فطری جذبہ ہے۔ اور چونکہ دنیا میں ایسے لوگوں کی اکثریت ہے۔ جن کی مغربی جمہوری نظام کی وجہ سے معاشی حالت چند دوسروں کے مقابل میں نہایت پست ہے جو سرمایہ دار کہلاتے ہیں۔ اس لئے دنیا کی اکثریت کو یہ فوراً اپیل کرتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مغرب نے اس پہلو سے زندگی کا نظریہ مادی بنا دیا ہے۔ اور اخلاقی اور روحانی اقدار کو یا تو بالکل معاشرہ سے نکال دیا ہے۔ یا ان کو اتنا دبا دیا ہے۔ کہ وہ بے جان اور بے اثر ہو کر رہ گئے ہیں۔ مغرب میں مادی رجحان کی ترقی کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ عیسائیت جو کبھی مغرب پر چھائی ہوئی تھی اپنا اثر زائل کر چکی ہے۔ موجودہ عیسائیت انسان کی روزانہ زندگی کے لئے کوئی لائحۂ عمل پیش نہیں کرتی۔ اور اس کے نزدیک مذہبی تصورات مادی زندگی سے بالکل الگ تھلگ چیز ہیں۔ جن میں عقل کو کوئی دخل نہیں۔

اسلام ایسا دین نہیں ہے بلکہ وہ زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔ اور ہر پہلو کے لئے اصول رکھتا ہے۔ اس کے معاشی اصول بھی ایسے ہیں کہ جن پر اگر پورا پورا عمل کیا جائے۔ تو معاشی مسئلہ کمیونزم سے بدرجہا بہتر طور پر حل ہو سکتا ہے۔ اس مختصر سے نوٹ میں ہم ان اصولوں کی تفصیلات میں نہیں جا سکتے۔ البتہ اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ جہاں کمیونزم انسان کو محض ایک بے حس مشین بنا دیتا ہے وہاں اسلام کے اصول اس کو نہ صرف انسان رہنے دیتے ہیں بلکہ انسانیت کی تکمیل بھی کرتے ہیں۔

یہ دعوےٰ ہے مگر سوال یہ ہے کہ ہم اپنے اس دعوے کو کس طرح ثابت کر سکتے ہیں۔ اس کا صرف ایک جواب ہے اور وہ یہ ہے کہ عملی نمونہ پیش کر کے اپنی زندگیوں میں ان اصولوں کو سمو کر ہم ایک ایسا معاشرہ پیدا کر سکتے ہیں۔ جس میں معاشی توازن انسانی زندگی کو بہشت بنا سکتا ہے۔

اس ضمن میں جو چیز بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسلامی اصولوں کی کامیابی صرف ان کی قانونی فوقیت کے ساتھ وابستہ نہیں۔ بلکہ اس بنیاد پر منحصر ہے کہ ان کی حقیقی بنیاد تقوےٰ پر ہے۔ جب تک تقوےٰ میں ان کی جڑ قائم نہ ہو۔ اسلامی اصولوں کے مطابق معاشرہ بھی محض ایک بے جان اور کھوکھلا ڈھانچ بن کر رہ جاتا ہے بلکہ ضیق نفس کا باعث بن جاتا ہے۔ اور توشہ اور نیاز کی روٹیوں کے سوا اس میں کچھ نظر نہیں آتا۔ اس لئے اگر ہم کمیونزم کو اسلام سے شکست دینے کے متمنی ہیں تو نہ صرف ہمیں اسلامی اصولوں کو اختیار کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان کی جڑ تقوےٰ میں قائم کرنی لازمی ہے۔ اگر ہم تقوےٰ پیدا کر لیں۔ تو بغیر کسی غیر معمولی قربانی کے اسلامی معاشی اصولوں کی بنا پر ہم ایسا معاشرہ معرض وجود میں لا سکتے ہیں۔ جس کی نظیر تمام دنیا پیش نہیں کر سکتی۔

مسائل زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کا فرض

عہدہ داران جماعت کے فرائض میں سے ایک فرض یہ بھی ہے۔ کہ وہ تمام افراد جماعت کو ضروری مسائل زکوٰۃ سے واقف کرتے رہیں تاکہ مسئلوں کی لاعلمی کی وجہ سے جماعت کے کسی فرد سے کسی فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی سرزد نہ ہو۔

جماعت احمدیہ کے افراد خدا تعالےٰ کے فضل سے اس زمانہ میں مالی قربانی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ ان کے متعلق یہ تو خیال بھی نہیں کیا جا سکتا وہ زکوٰۃ جیسے اہم فریضہ کی ادائیگی میں سستی کر سکتے ہیں۔ لیکن مسائل کی ناواقفیت کی وجہ سے ایسا ہو سکتا ہے۔ اس کا علاج یہی ہے کہ سب سے پہلے جماعتوں کے امراء صدر اور سیکرٹریان مال خود مسائل کی واقفیت حاصل کریں۔ اس غرض سے نظارت بیت المال نے تمام جماعتوں کو ضروری مسائل زکوٰۃ پر مشتمل ایک رسالہ زکوٰۃ بھجوایا ہوا ہے۔ جس میں باقاعدہ اسناد کے ساتھ مسائل درج کر دیئے گئے ہیں۔ اب یہ عہدہ داران کا فرض رہ جاتا ہے کہ وہ اس رسالہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ضروری مسائل افراد جماعت کے ذہن نشین کراتے رہیں۔

مجھے یہ احساس ہے کہ ہماری جماعت کے تاجر صاحبان خصوصاً کمپنیوں کے مالک زکوٰۃ کی ادائیگی میں مسائل کا پورا لحاظ نہیں رکھتے۔ بعض کو یہ بھی غلط فہمی ہے کہ زکوٰۃ صرف اسی صورت میں واجب ہوتی ہے۔ جبکہ تجارت میں نفع ہو رہا ہو۔ حالانکہ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ منافع کے علاوہ خود رأس المال پر خواہ وہ نقدی کی صورت میں ہو یا جنس کی صورت یا دین اور قرض کی صورت میں (جس کی واپسی کی امید ہو) سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

پس تاجروں کو مسائل کا اچھی طرح علم دینا عہدہ داران کے ذمہ ہے۔ لمیٹڈ کمپنیوں میں مختلف حصہ داروں کے مشترک سرمایہ پر جس سے وہ کمپنی چل رہی ہے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً۔ اس کی ادائیگی میں ہر حصہ دار کو اعتراض بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسی کمپنیوں کے مالک الا ماشاء اللہ سب مسلمان ہیں۔ جن پر اس فریضہ کی ادائیگی واجب ہے۔

یہ امر ذہن نشین کرانے کے قابل ہے کہ اگر کسی فرد کو کوئی رقم بطور امانت کسی فرد کے پاس یا کسی بنک میں یا کسی دادا رے میں جمع ہو۔ جب وہ نصاب کی حد تک اور ایک سال کا عرصہ اس پر گزر جائے۔ تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

ایک اور غلطی اس وجہ سے بھی ہو سکتی ہے کہ بعض لوگ چندہ جات کو زکوٰۃ کا قائمقام سمجھ لیتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائمقام نہیں ہو سکتا۔ زکوٰۃ اپنی جگہ ہے اور دیگر چندے اپنی جگہ ہیں۔

ہم پر مختلف ذمہ داریاں ہیں ان سب کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اسلام ہمیں مختلف عبادتوں کا حکم دیتا ہے۔ نماز کا حکم ہے۔ اور پھر روزہ کا حکم ہے۔ اب کوئی شخص نمازیں تو باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتا رہے۔ لیکن روزہ اس لئے نہ رکھے کہ جب میں پنجگانہ نمازیں ادا کرتا ہوں پھر مجھے روزہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ یا روزے رکھے لیکن نماز ادا نہ کرے۔ تو ہم ایسے شخص کو غلطی خوردہ سمجھیں گے۔ کیونکہ روزہ اپنی جگہ ہے اور نمازیں اپنی جگہ۔ اور دونوں کی ادائیگی مومنوں پر لازم ہے۔

چونکہ دوسرے چندے زکوٰۃ کے علاوہ مقرر کئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ چندے زکوٰۃ کے قائمقام نہیں ہو سکتے۔

ایک اور بات دوستوں کے ذہن نشین کرانے کے قابل ہے۔ زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز سلسلہ میں آنی چاہئیں۔ تاکہ امام وقت قرآن مجید کے احکام کے ماتحت اسے خود اپنی نگرانی میں اور اپنے حکم سے مستحقین میں تقسیم کروا سکیں۔ (ناظر بیت المال)

انت المسیح الذی لا یضاع وقتہ

از مکرم عبدالحی صاحب واقف زندگی مبلغ انڈونیشیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ میں یہ بات خاص طور پر ہمیں نظر آتی ہے۔ کہ بارہا آپ کے پاس دیہاتی اور غیر تعلیم یافتہ لوگ آ کر گھنٹوں اپنے گھریلو امور اور دکھڑے سناتے رہتے۔ لیکن آپ نہ صرف یہ کہ ایسے لوگوں پر اظہار ناراضگی سے گریز فرماتے۔ بلکہ اس کشادہ پیشانی سے ان کی باتیں سنتے۔ جیسے کوئی نہایت عزیز بعض ضروری امور کے متعلق باتیں کر رہا ہے۔

حضور کے متعلق یہ روایات پڑھ کر طبعی طور پر دل میں خیال گزرتا ہے۔ کہ کیا حضور کو اپنے ضیاع وقت کے احساس سے تکلیف ہوتی تھی۔ اور اگر ہوتی تھی۔ تو اس کی کیا کیفیت تھی؟۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں لاکھوں بلکہ کروڑوں ایسے انسان پائے جاتے ہیں۔ جنہیں اپنے وقت کا کوئی احساس نہیں ہوتا وہ وقت کی قدر و قیمت کا اندازہ ہی نہیں کر سکتے بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا۔ کہ دنیا میں اور خصوصاً ایشیائی ممالک میں ایک نہایت قلیل تعداد ایسے لوگوں کی مل سکتی ہے۔ جو وقت کی قدر کا صحیح ادراک کر سکتے ہوں۔ عام طور پر کام کرنے والے اور محنتی افراد بھی اپنے وقت کو اس قدر سے نہیں دیکھتے۔ جس طرح کہ وہ اپنے مال و دولت کو دیکھتے ہیں۔ پس اگر ایسے شخص کے پاس کوئی متنفس آ کر گھنٹوں بے معنے باتیں کرتا ہے۔ اور اس پر برا نہیں مناتا۔ تو یہ بات کسی قدر سمجھ میں آ جاتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اپنے وقت کو ضائع کرنے والا انسان بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ اس کی دلچسپیوں میں کوئی شخص حارج ہو۔ خواہ وہ سارا دن لغو امور میں بسر کرتا ہو۔ تب بھی وہ ایسی باتیں سننے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ جن کے ساتھ اس کی دلچسپیاں وابستہ نہ ہوں۔ لیکن پھر بھی ہم ایک عام انسان کی حالت کو دیکھتے ہوئے یہ باور کر سکتے ہیں۔ کہ اس کو اپنے وقت کے ضیاع کا احساس نہیں ہو سکتا

لیکن جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصروفیات کی طرف نظر دوڑاتے ہیں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضور پیدا ہی کام کے لئے کئے گئے ہیں۔ یورپ کے لوگ کہ ان میں سے بھی بڑے بڑے لیڈر بے شک ایک ایک سیکنڈ کی قیمت کو سمجھتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کا مقصد صرف دنیا ہے۔ اس لئے وہ اپنے وقت کا ایک حصہ دنیوی عیش و عشرت میں صرف کرتے ہیں۔ لیکن ان کی جدوجہد کی بڑی غرض ہی یہ ہوتی ہے۔ کہ کسی طرح ان کی قوم کو زیادہ سے زیادہ عیش کے سامان میسر آ جائیں۔ اس کے برعکس جب ہم حضور علیہ السلام کی مصروفیتوں پر غور کرتے ہیں۔ تو بڑے بڑے دنیوی لیڈر کی محنت کو حضور کی محنت سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ حضور کا ایک ایک لحظہ اور ایک ایک سیکنڈ اللہ تعالے کے نام کو بلند کرنے کے لئے صرف ہوتا تھا۔ بلکہ حضور کا جو وقت کھانے میں یا دوسری ضروری انسانی حوائج میں صرف ہوتا تھا۔ حضور کو اس کا بھی شدید احساس تھا اور حضور کی یہ خواہش ہوتی تھی۔ کہ کاش یہ وقت خدمت دین میں خرچ ہو سکے۔

پس جب ہم ایسے انسان کے اس سلوک کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جو وہ غیر تعلیم لوگوں سے کرتا تھا۔ تو یقیناً ہمیں اس عظیم الشان خلق کو کسی اور ہی نظر سے دیکھنا ہوگا۔ ہم حضور کے اخلاق کے لئے عام انسانوں کی زندگی کو پیمانہ نہیں بنا سکتے اسلام نے اس امر پر خاص زور دیا ہے۔ کہ کسی انسان کے صحیح خلق کا مطالعہ کرنے کے لئے بہت سے امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہے بعض دفعہ دو اشخاص ایک ہی فعل سرانجام دیتے ہیں۔ لیکن ان کے پیچھے جو جذبہ کام کر رہا ہوتا ہے۔ اس کے اختلاف کی وجہ سے دونوں کے افعال میں زمین و آسمان کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اسی طرح ہمیں کئی ایک Factors اور امور کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کے خاندانی حالات صحت۔ اس کے عزائم۔ اس کی ذمہ داریاں۔ اس کے گردوپیش کے حالات۔ جب تک ان تمام امور کو مدنظر نہ رکھا جائے۔ تب تک ہم ایک انسان کے کیریکٹر کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے۔ لیکن پھر بھی انسان کو اللہ تعالے نے ایسے قوے دیئے ہیں۔ کہ وہ غور کرنے کے بعد حقیقت کے ایک حد تک قریب پہنچ جاتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد ایک نہایت عظیم الشان کام کیا تھا۔ ایک نیا نظام قائم کرنا جسے مجازی رنگ میں نئے آسمان اور نئی زمین کی تخلیق کہا گیا ہے۔

ایک ملک کی حالت کو تبدیل کرنے والے لوگوں کی مصروفیات ہی دیکھنے والوں کو متحیر کر دیتی ہیں۔ لیکن کہاں وہ شخص جسے صرف ایک ملک ہی کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اور ساری دنیا میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ انقلاب بھی صرف ایک شعبہ حیات میں نہیں بلکہ تمام شعبہ حیات میں۔ ایسے انسان کو اپنے وقت کا جو احساس ہو سکتا ہے۔ اس کا اندازہ کرنا بھی ہمارے لئے مشکل ہے۔ بلکہ ممکن ہے ہمارے جیسے عام انسان اس احساس کی برداشت ہی نہ رکھتے ہوں۔ پھر اللہ تعالے کی طرف سے ذمہ داری عطا کئے جانے سے قبل بھی حضور کی زندگی از حد درجہ مصروف تھی۔ ہوش سنبھالتے ہی حضور کو امت مسلمہ اور دنیا کی اصلاح کا شدید احساس تھا۔ حضور اپنی زندگی کو بھول گئے تھے۔ اور حضور کی تمام خواہشات صرف ایک ہی خواہش کے گرد چکر لگاتی تھیں۔ اور وہ یہ کہ کسی طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ضیا پاشی کرنیں سب دلوں کو منور کر سکیں۔ اس لئے حضور علیہ السلام کے لوگوں کے ساتھ سلوک کا مطالعہ کرنے سے قبل ہمارے لئے ان امور کا خیال رکھنا اشد ضروری ہے۔

جب اس روشنی میں ہم حضور کے اس سلوک کو دیکھتے ہیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے دنیا کے لوگوں اور لیڈروں میں ایسے اخلاص کی تلاش محض بے سود اور بے فائدہ ہے۔ یہاں دو نہایت ہی بظاہر متضاد طاقتیں اپنے کمال کے ساتھ ایک نقطہ پر چکر لگاتی نظر آتی ہیں۔ ایک انتہائی درجہ کا مصروف انسان محض اخلاق کے لئے لوگوں کے ساتھ اس رنگ میں پیش آ رہا ہے۔ جیسے اسے دنیا میں اور کام ہی نہیں۔ اس پر ہم جتنا بھی غور کریں۔ ہماری عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے کہ ان ابراھیم لحلیم اواہ منیب۔ یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام حد درجہ حساس قلب کے مالک تھے۔ وہ انسان جو تکلیف کے ذرہ اظہار سے بھی بے چین ہو جاتا ہو۔ اپنے بڑھاپے اور اکلوتے بچے اپنی آخری امید کو نہایت خوشی سے قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ گویا حضرت ابراہیم متضاد اخلاقی قوتوں کو نہایت خوبی سے ایک جگہ جمع کر دیتے ہیں دنیا میں ظاہری امور کی قدر کرنے کے لئے بھی متبادل امور کا لحاظ ضروری ہے۔ سورج کی روشنی کا صحیح اندازہ رات کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اگر نہایت درجہ جلانے والی آگ کسی وقت برف کا کام دے۔ تو یہ امر حیرت انگیز ہوگا۔ اگر برف کوئلہ بچانے کے کام آئے۔ تو یہ امر بھی ایک غیر معمولی متصور ہوگا۔ پس کسی چیز کی حقیقی قدر اس کی ضد کے اندازہ سے ہی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بظاہر ایک متضاد کام کرتے نظر آتے ہیں اور یہ بظاہر متضاد نظر آنے والے افعال ہی حضور کے اخلاق کی بلندی کو ظاہر کرتے ہیں۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ اسکے پیچھے کونسی چیز کام کر رہی تھی۔ وہ کیا چیز تھی۔ جو حضور کو ایسے وقت میں تسلی دیتی تھی۔ جبکہ بظاہر حضور کے وقت کا خون ہو رہا تھا۔ وہ کیا جذبہ تھا۔ جس کی وجہ سے حضور تبسم زیر انداز میں لوگوں کی بے معنی باتوں کو سننے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اور حضور کو یہ کامل یقین ہوتا تھا۔ کہ میرا وقت ضائع نہیں جا رہا۔ وہ تسلی خدا کی طرف سے تھی۔

انت المسیح الذی لا یضاع وقتہ کہ تو وہ مسیح ہے جس کا وقت ضائع اور اکارت نہیں جائے گا۔

گویا اللہ تعالے حضور کو تسلی دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ تیری مصروفیات بہت زیادہ ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ تیری کوئی ساعت بھی ایسی نہیں گزرتی۔ جس میں تجھے اعلائے کلمۃ اللہ کا خیال نہ ہو۔ اور ہم جانتے ہیں کہ تجھے اپنے وقت کی اتنی قدر ہے جس کا دوسرے تک اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن دیکھ تمہارے کام کے نتائج پیدا کرنا ہمارا ہی کام ہے۔ لوگ تمہارا وقت ضائع کریں گے۔ لیکن ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں کہ تیرا وقت ضائع نہیں جائے گا۔ وہ بظاہر ضائع ہو رہا ہو گا پر اس میں بھی حکمت ہوگی اور اس کے نتیجہ میں تیرے کئی ایسے کام ہو جائیں گے جو تیری طاقت سے باہر ہوں گے۔ پس تو غم نہ کر اور لوگوں سے خوشی اور خندہ پیشانی سے مل۔ ہم تیرے وقت کے ذمہ دار ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالے جو اس بات کو جانتا تھا۔ کہ لوگ ہزاروں کی تعداد میں آئیں گے۔ اور اس کے نتیجہ میں حضور کے اوقات بظاہر بعض دفعہ ضائع ہو جائیں گے۔ اس سے پہلے ہی حضور کو اس الہام کے ذریعہ خوشخبری دے دی۔ گویا اس الہام میں ایک پیشگوئی تھی۔ کہ لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جن کے ساتھ ملاقات تیرے کام کا حصہ ہوگی۔ لیکن بعض ایسے بھی ہوں گے جو بے معنی باتیں کریں گے لیکن ہم تمہیں پہلے سے بتا دیتے ہیں۔ کہ ہم تیرے وقت کے محافظ ہوں گے۔ اور تیرا ایک ایک سیکنڈ دنیا میں مفید نتائج پیدا کرے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ الہام حضور کو ہوا اور اسکے اول مخاطب حضور ہی ہیں۔ لیکن ہم جو حضور کے متبع ہیں۔ ہم بھی جزوی طور پر اس خطاب میں حصہ دار ہو سکتے ہیں اس لئے اگر ہم بھی ایک طرف وقت کا صحیح احساس کریں۔ اور دوسری طرف لوگوں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ اور انہیں حقیر نہ سمجھیں۔ تو یقیناً اللہ تعالے ہمارے اوقات کو بھی مفید بنا دے گا۔

عبدالحی۔ واقف زندگی

اسلامی علوم کی کتب کے ترجمے یورپ کی زبانوں میں

عربی سے یورپ کی زبانوں میں سب سے پہلے تراجم بارھویں صدی کی ابتدا میں ان یہودیوں اور مسلمانوں نے کئے۔ جو مبدل بہ عیسائیت ہو چکے تھے۔ ان کے بعد اہالی یورپ اس کام میں مشغول ہوئے۔ مثلاً گیرارڈ (باشندہ کریمونا)، ابرٹس میگنس جو عربی لباس پہنا کرتا تھا۔ اور جو پیرس میں ابن سینا اور فارابی کی تصنیفات کے ذریعے فلسفہ ارسطو کا درس دیتا تھا۔ اور مچل اسکاٹ جس نے طلیطلہ میں ۱۲۱۷ء میں عربی کی تحصیل کی۔

تیرھویں صدی

راجر بیکن اور ریمانڈ ال (۱۳۱۵ء) جنہوں نے لوگوں کو فلسفہ اور سائنس کے لئے مشرقی زبانوں کی اہمیت جتائی۔

چودھویں صدی

۱۳۱۱ء تا ۱۳۱۲ء پوپ کلیمنٹ پنجم کی طرف سے ڈومائنیرس۔ بولونا۔ آکسفورڈ اور سالامانکا میں عبرانی اور عربی کی تعلیم کے لئے پروفیسر مقرر کئے گئے۔ جن کی کلیسا کی طرف سے سخت نگرانی ہونے لگی تاکہ کہیں یہ تعلیم پابندی مذہب عیسوی کے لئے مہلک اور خطرناک ثابت نہ ہو۔ ان پانچوں تعلیمی مرکزوں میں دو دو پروفیسر مقرر کئے گئے تھے۔ جن کو حکومت یا کلیسا کی طرف سے تنخواہیں دی جاتی تھیں۔ ان پروفیسروں کا کام یہ تھا۔ کہ وہ عبرانی اور عربی زبان کی اعلیٰ تصانیف کا صحیح لاطینی میں ترجمہ کریں اور طلباء کو ان زبانوں میں گفتگو کرنے کی مہارت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا کرتے تھے۔

سولھویں صدی

بہرحال یہ نہیں معلوم ہوتا۔ کہ ابتدا میں ان تجاویز کا کوئی کامیاب نتیجہ نکلا ہو۔ یا عربی زبان کی تعلیم میں معتدبہ ترقی ہوئی ہو۔ ۱۵۳۰ء میں کالج ڈی فرانس کی بنیاد فرانسیس پنجم نے ڈالی۔ اگرچہ قبل ازیں آرم جنڈ انت مانٹ پیلیئر ۱۲۴۶ء میں ابن سینا اور ابن رشد کی کتابوں کے بعض حصص کا لاطینی میں ترجمہ کر چکا تھا۔ مگر وہ نامور اسکالر اور سیاح گلامی پوسٹل (المتوفی ۱۵۸۱ء) سب سے پہلا فرنچ مستشرق کہلانے کا مستحق ہے جس نے عربی کے ٹائپ بنوائے۔ اور ۱۵۸۶ء میں ہنری سوم نے کالج ڈی فرانس میں عربی کی پروفیسری قائم کی اور چند سال کے بعد سویری ڈی بریوس جو کہا جاتا ہے کہ مشرقی ادب کا نہایت عمدہ مذاق رکھتا تھا۔ سفیر بنا کر قسطنطنیہ بھیجا گیا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے تمام مسودات عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ شامی وغیرہ لوئی سیزدھم کے پاس لائے گئے۔ اور امپیری میری رائل کے عظیم الشان شاہی کتبخانہ میں داخل کر دئے گئے۔

سترھویں صدی

یورپ میں عربی نیز دیگر السنہ مشرقیہ کی تعلیم کی تکمیل یہ کہنا چاہیئے۔ کہ پندرھویں صدی میں ہوئی۔ جس کے بعد بتدریج اس ترقی کی رفتار بہت دھیمی اور سست رہی۔ اس صدی میں پہلے سر طامس ایڈم نے اور پھر اسقف لارڈ نے دو جگہ یعنی کیمبرج میں ۱۶۳۲ء میں اور آکسفورڈ میں ۱۶۳۶ء میں عربی کی پروفیسرشپ قائم کی۔ جن میں سے آخر الذکر جگہ میں ڈاکٹر پوکاک کا سا مشہور مستشرق اور اول الذکر میں ابراہام وہلیوک مقرر کئے گئے تھے

اٹھارہویں صدی

۱۷۹۵ء میں اولین سلطنت فرانس نے السنہ شرقیہ (عربی۔ فارسی۔ ترکی) کی تعلیم کے لئے ایک درسگاہ قائم کی۔ اس کے بعد سے بلاد یورپ میں جتنے مشرقی مدارس قائم کئے گئے۔ وہ اسی طرز پر تھے۔ یہ درسگاہ زیادہ تر دو آدمیوں کی سعی و کوشش سے قائم ہوئی جن میں سے ایک مشہور مستشرق سلوسٹر ڈی ساسی اور دوسرا لوئی لنگلے (۱۷۶۳ء تا ۱۸۲۴ء) ہے۔ جو ہندوستانی السنہ کا پروفیسر تھا۔ اٹھارہویں صدی کے اخیر میں جن اسباب سے علوم شرقیہ کی زیادہ اشاعت ہوئی۔ ان میں سب سے بڑا سبب ایشیاٹک سوسائٹیاں ہیں۔ سب سے پہلی ایشیاٹک سوسائٹی ۱۷۷۸ء میں شہر بٹویا (جزائر ہند مقبوضہ ہالینڈ) میں قائم ہوئی۔ اس کے بعد اس طرح کی دوسری سوسائٹی ولیم جانس (۱۷۴۳ء تا ۱۷۹۴ء) نے جنرل ایشیاٹک سوسائٹی کے نام سے کلکتہ میں قائم کی۔ اس سوسائٹی کے نمونہ پر ہندوستان میں دوسری ایشیاٹک سوسائٹیاں قائم ہوئیں جن میں سب سے زیادہ مشہور ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال ہے۔ جو ۱۷۸۴ء میں قائم ہوئی۔

فہرست تراجم و مترجمین!

عربی زبانوں سے جن کتابوں کا ترجمہ اہل یورپ نے کیا۔ وہ عموماً لاطینی میں ہوا۔ اور مترجمین نے جن کتابوں کے ترجمے کئے۔ اُن کی تعداد تقریباً تین سو تک ہے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

فلسفہ و طبعیات ۹۰ ریاضی و نجوم ۷۰
طب ۹۰ کیمیا و علم الاجسام ۴۰
میزان ۲۹۰

یہ ترجمہ شدہ کتابیں دو قسم کی ہیں:۔

(۱) وہ کتابیں جن کو خود مسلمانوں نے یونانی زبان سے ترجمہ کیا تھا۔ اہل یورپ نے ان کتابوں کو عربی سے ترجمہ کیا۔ مگر وہ اصل مصنفین کی طرف منسوب کر دی گئیں۔

(۲) وہ کتابیں جن کو ان علوم میں مہارت پیدا کرنے کے بعد خود علمائے اسلام نے تصنیف کیا تھا۔

یہاں ہم ان مصنفین کی ایک فہرست درج کرتے ہیں۔ جن کی تصنیفات کا ترجمہ یورپ کی زبانوں میں ہوا۔

۱۔ ابوالحسن علی ابن دراجل:۔ اس کی تصنیفات زیادہ تر علم الفلک میں تھیں۔ آلات رصدیہ پر اس کی ایک کتاب کا ترجمہ پروفیسر سدیو نے دو جلدوں میں ۱۸۳۵ء میں پیرس سے شائع کیا

۲۔ ابوالوفا البوزجانی:۔ علم ہیئت کا بڑا ماہر تھا۔ سدیو مذکور نے اس کی تقریباً تمام تصنیفات کا ترجمہ کیا۔ جو ۱۸۴۰ء میں پیرس سے شائع ہوئیں۔

۳۔ یعقوب کندی:۔ مشہور فیلسوف، جس کی بدولت عرب پر سے یہ اعتراض اٹھ گیا۔ کہ اب تک نسل عرب سے کوئی شخص غیر زبانوں کا ماہر یا حکیم و فلاسفر نہیں ہوا۔ اس کی ایک طبی تصنیف کا لاطینی میں ترجمہ ہوا۔ اور ۱۵۳۱ء اور ۱۶۰۳ء کے مابین کئی بار شائع ہوا۔

۴۔ موسیٰ خوارزمی:۔ جبر و مقابلہ میں اس نے ایک رسالہ لکھا تھا۔ جس کا ترجمہ علامہ روزن نے ۱۸۳۱ء میں انگریزی میں کیا۔ اس سے پیشتر بارھویں صدی میں رودولف دی بروج نے اس کا ترجمہ لاطینی میں کیا تھا۔

(۵) ابوالحسن الفرغانی:۔ اس نے علم الفلک میں ایک کتاب لکھی تھی۔ جس کے لاطینی میں تین ترجمے ہوئے۔ ایک ترجمہ یوحنا اشبیلی نے بارھویں صدی عیسوی میں کیا۔ جو ۱۴۹۳ء میں فرازی سے شائع ہوا۔

(۶) ابوالنصر فارابی:۔ اس کی تصنیفات کا عبرانی میں ترجمہ ہوا۔ لیکن وہ شائع نہیں ہوئیں۔

(۷) ابن رشد:۔ اس کی اکثر تصانیف کے جو طب۔ فلسفہ ہیئت وغیرہ میں تھیں۔ لاطینی میں ترجمے ہوئے اور ۱۵۵۲ء میں یہ مختلف ناموں سے شائع کئے گئے۔

(۸) ابن سینا:۔ قانون کا ترجمہ لاطینی میں ہوا۔ اور بار بار چھپا۔ پہلی اشاعت ۱۴۷۳ء میں ہوئی۔ اور اس کی تصنیفات کی شرحیں اٹھارہویں صدی کے آخر تک شائع ہوا کیں۔

(۹) جابر ابن حیان:۔ فن کیمیا کا زبردست عالم۔ پیرس کی پبلک لائبریری میں لاطینی زبان میں اس کی چھ کتابیں موجود ہیں۔ اس کی اکثر کتابیں طبع ہوئیں۔ سب سے پہلے اس کی تصنیفات ۱۴۹۰ء میں چھاپی گئیں۔ اس کے بعد ۱۶۷۲ء میں لاطینی سے فرنچ میں ان کا ترجمہ ہوا۔ اس کی کتابوں کے انگریزی ترجمے ہوئے۔ اور ۱۶۹۶ء میں طبع ہوئے۔

(۱۰) جابر فلکی:۔ ہیئت میں اس کی ایک تصنیف تھی جس کا ترجمہ لاطینی میں ہوا۔

(۱۱) ابن عباس الزہراوی:۔ طب اور سرجری میں علامۂ دہر تھا۔ اس کی ایک کتاب طب نظری و عملی میں مسمّیٰ بہ التصریف لمن عجز عن التالیف ہے۔ اس میں فن جراحت کے متعلق جو حصہ ہے۔ اس کا ترجمہ عبرانی میں مع ترجمۂ لاطینی کے دو جلدوں میں آکسفورڈ سے علامہ تشاننغ نے چھاپا۔ اور پوری کتاب کا لاطینی میں ترجمہ ہو کر ۱۵۱۹ء میں اوجنسبورغ سے شائع ہوا۔

(۱۲) الحسن ابن الہیثم:۔ ریاضیات کا بڑا عالم تھا۔ اس کی کتابوں کا لاطینی میں ترجمہ ہوا اور وہ ۱۵۷۲ء میں شائع ہوئیں۔ ہندسہ میں اس کی ایک تصنیف کا خلاصہ موسیو سدیو نے چھاپا ہے۔ علم مناظر میں اس کی کتاب جو سات جلدوں میں ہے۔ اس کا ترجمہ لاطینی میں ہوا۔ اور باذل سے شائع ہوا۔

(۱۳) ابن العوام اندلسی:۔ علم نباتات کا ماہر تھا۔ فن زراعت پر اس کی ایک کتاب تھی جس کا ترجمہ فرنچ زبان میں موسیو کلیمان نے کرایا اور ۱۸۶۶ء میں چھاپا۔

(۱۴) ابوذکریا محمد ابن محمود القزوینی:۔ جغرافیہ اور نیچرل ہسٹری و تاریخ طبعی کا بڑا ماہر تھا۔ اس کی مشہور تصنیف عجائب المخلوقات کا فرنچ زبان میں ترجمہ ہوا۔ اور ۱۸۰۵ء میں پیرس سے شائع ہوا۔ اور لاطینی ترجمہ مع لاطینی شرح کے ۱۸۴۹ء میں لیپزگ سے ولیم فونک کے اہتمام سے شائع ہوا۔

(۱۵) ابن البیطار:۔ علم نباتات میں اس کی ایک کتاب الجامع المفردات الادویہ والاغذیہ کا ترجمہ ڈاکٹر لکرک نے دو جلدوں میں کیا جو ۱۸۷۷ء میں پیرس سے شائع ہوا۔

(۱۶) ابن یونس:۔ علم ہیئت میں اس کی مشہور تصنیف کتاب الزیج الکبیر الحاکمی کا ترجمہ علامہ کوسن دی پرسفال نے ۱۸۰۴ء میں مع اصل متن کے چار جلدوں میں پیرس سے شائع کیا۔

(۱۷) نصیر الدین طوسی:۔ ہیئت میں اس نے ہلاکو کے حکم سے ایک زیج مرتب کی تھی۔ جو "زیج الخانی" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا خلاصہ لاطینی میں ۱۸۴۸ء میں شائع ہوا۔ اور پیشتر ۱۶۵۲ء میں بھی چھپا تھا۔

(۱۸) الوغ بیگ:۔ امیر تیمور کا پوتا۔ بڑا ریاضی دان تھا۔ اس کی تصنیف سے زیج سلطانی ہے۔ لاطینی میں اس کا ترجمہ ہوا۔ یہ کتاب ۱۶۶۵ء میں آکسفورڈ سے اور ۱۶۵۰ء میں لندن سے شائع ہوئی۔

(۱۹) ذکریا رازی:۔ مشہور طبیب۔ اس کی تصنیفات کی تعداد تقریباً ۲۲۶ ہے۔ اس کی اہم کتابوں کا ترجمہ لاطینی میں ہوا۔ اور ۱۴۸۶ء میں شائع کی گئیں۔ جدری و حصبہ (چیچک) پر اس کے ایک رسالہ کا ترجمہ لاطینی زبان میں ۱۷۴۷ء اور ۱۸۶۶ء میں چھپا۔ اور اس کے ترجمے یورپ کی اکثر زبانوں میں ہوئے۔

(۲۰) ابن طفیل اندلسی:۔ ہیئت و فلسفہ کا بڑا عالم تھا۔ فلسفہ میں اس کی مشہور کتاب حی بن یقظان کا ترجمہ لاطینی میں ڈاکٹر پوکاک نے ۱۶۷۱ء اور ۱۷۰۰ء میں آکسفورڈ سے مع اصل متن کے شائع کیا۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

سچی باتیں

(از مکرم مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی)

اسلام "صاحب" کے دیس میں

صدق کا مکتوب فرنگ ایک ممتاز علیگ مقیم آکسفورڈ کے قلم سے ہے۔ نمبر اول اسی اشاعت میں درج ہو رہا ہے۔ نمبر دوم انشاء اللہ آئندہ ہفتے نکلے گا مکتوب از سر تا پا دلچسپ وسبق آموز ہے۔ بعض حصے خصوصیت کے ساتھ پڑھنے کے قابل ہیں۔ مثلاً

"...... یہ شیخ المہنی بھی قابل ذکر ہیں جامع ازہر کے شیوخ ہیں۔ اور میرے ہی کالج میں نفسیات پر ریسرچ کر رہے ہیں سینٹ کیتھرین، لائبریری میں ہفتوں ہم لوگ ایک ہی میز پہ کام کرتے رہے اور ان کی صورت و شکل وضع و قطع سے اندازہ بھی نہ ہو سکا کہ یہ مسلمان ہیں اور ازہر کے شیخ! ..... امامت (جمعہ) کے فرائض اکثر یہی شیخ المہنی انجام دیتے ہیں۔"

"پہلے جمعہ میں ہم ہندوستانی و پاکستانی نماز کے لئے قدرے تکلف کر کے پہنچے تھے اپنا اپنا لباس (سیاہ شیروانی اور سفید پائجامہ) پہن کر اسلئے نہیں باہر نکل سکتے تھے کہ بدقسمتی سے یہ لباس یہاں شام کا لباس ہے جسے پہن کر ہندوستانی و پاکستانی طلبہ عام طور پر رقص گاہوں میں جاتے ہیں۔ ناچار پتلون کے نیچے سفید پاجامہ پہن لیا گیا، اور پہنچ کر جیکٹ اور پتلون علیحدہ کر دیئے گئے۔ اور قمیص اور پاجامہ میں نماز پڑھی گئی۔ سر پر رومال باندھ لیا گیا، اور بعض نے ٹائیاں بھی علیحدہ کر دیں کہ تثلیث کی یہ نشانی بھی دور رہے تو بہتر ہے۔ لیکن مصری اور سوڈانی دوستوں کو دیکھا کہ ننگے سر پتلون اور جیکٹ میں بلا تکلف اسی طرح کھڑے ہو گئے۔ پتہ نہیں کہ ہم لوگوں کی قدامت پر یہ لوگ کس درجہ کڑھتے ہونگے۔"

ہمارے علماء کو کاش اس اندازہ ہوتا کہ تجدد اب کہاں کہاں تک پہونچ چکا ہے اور کاش اس کا احساس ہوتا کہ وضع و لباس کے ظاہری قیود پر بہت زور دیتے رہنا اب کس حد تک مناسب ہے!

نماز کسوف آکسفورڈ میں

اسی مکتوب فرنگ مورخہ ۳۰ جون کے آخر میں:۔

"یہ خط یہیں تک لکھنے پایا تھا کہ دروازہ کی گھنٹی بجی اور احمد بلک .... (ایک نو مسلم انگریز جو سردار اقبال علی شاہ کی توجہ سے مسلمان ہوئے ہیں) ہانپتے کانپتے نمودار ہوئے میں نے کہا خیر ہے سورج کو گہن لگ رہا ہے میں نے کہا کہاں یونیورسٹی کے ہیئت کے پروفیسر B O A C جہاز میں بیٹھ کر اور ماہرین کو لے کر سورج کو قریب سے دیکھنے اور تحقیقات کرنے گئے ہیں۔ بولے آپ یہاں بیٹھے ہیں۔ میں نے کہا میں کیا کروں؟ جواب ملا کسوف کی نماز پڑھئے۔ میں نے کہا بھائی یونیورسٹی بند ہے۔ مسلم طلباء پیرس برلن، روم اور جنیوا کی سیر کر رہے ہیں۔ نماز کسوف پڑھنے والے کہاں ملیں گے؟ بولے یہ قمر ل ...... ڈنر الہدیٰ پاکستانی موجود ہیں ہم ہیں، آپ ہیں۔ بس نماز جماعت ہو جائے گی۔ ان کے بے پناہ شوق کے آگے کسی کی دلیل نہیں چلتی۔ چنانچہ وہ ادھر وضو کرنے گئے ہیں۔ واپس آ کر اذان ضرور پکار دیں گے۔ قمر ل آکسفورڈ کے پرانے لنچ میری دراز سے نکال کر مصلیٰ تیار کر رہے ہیں، اور میں اب جلدی سے یہ خط ختم کر کے ڈاک کے سپرد کرتا ہوں۔"

اللہ اللہ! اس نو مسلم کا جوش ایمانی! انگریز قوم کا فرد، آکسفورڈ کا ریسرچ اسکالر اور وہاں بیٹھ کر نماز کسوف پڑھ رہا ہے۔ جو نہ فرض ہے نہ واجب، اور خود ہی نہیں پڑھ رہا ہے دوسروں سے بھی پڑھوا رہا ہے۔ اور ایک ہم لوگ ہیں۔ نسلی اور موروثی مسلمان۔ ہم میں سے کتنوں کو اس کی توفیق یہیں بیٹھ کر ہوئی ہوگی! چاہیئے کہ ہماری گردنیں شرم سے اس نو مسلم جوان کے آگے جھک جائیں ــــ اور پھر دین توحید کی یہ انفرادیت ملاحظہ ہو نہ وہ سورج دیوتا سے متعلق اوہام پرستی میں مبتلا، نہ اس کی تعلیم یہ کہ چاند کے درمیان میں حائل ہو جانے سے زمین پر جو تاریک سایہ چھا جاتا ہے۔ اس کے مادی نتائج و اثرات کی کرید میں پڑے رہو۔ بلکہ ترغیب اس کی کہ ایسے اہم کائناتی واقعہ کے وقت بھی خدائے کائنات کو یاد کئے جاؤ وہی کائنات آفریں جو سورج جیسی عظیم الشان مخلوق پر بھی ہر طرح قادر ہے۔

از ماست کہ بر ماست

پاکستان کی، جماعت اسلامی، کے ذمہ دار ترجمان کے صفحات میں:۔

"آئیڈیالوجی کا توڑ کوئی آئیڈیالوجی ہی کر سکتی ہے کسی تحریک کا سر کوئی مثبت تحریک ہی کچل سکتی ہے۔ اور کسی غلط نظام حیات کی یورش سے معاشرہ کو صحیح نظام حیات کا برپا ہو جانا ہی بچا سکتا ہے۔ اسلامی آئیڈیالوجی، اسلامی تحریک اور اسلامی نظام حیات کو پوری قوت کے ساتھ میدان میں لانے کے لئے بھی جلد از جلد اسلامی دستور کا نفاذ ضروری ہے۔ لیکن عجب ہیں ہمارے وہ بزرگ جو ایک طرف کمیونزم سے گھبراتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف اسلام کے لئے دروازہ کھولنے پر بھی تیار نہیں ہوتے۔ یہی چیز اب تک تعطل و انتشار کا سبب بنی ہے"

نفس تشخیص کا جہاں تک تعلق ہے۔ بالکل صحیح ہے۔ کمیونزم بریا کوئی اور ازم سب کا توڑ اسلامی نظام حیات ہی کر سکتا ہے لیکن دوسری طرف یہ بھی قابل غور ہے کہ اس نظام کو بھیانک اور ڈراؤنا بنا رکھنے میں تو کہیں خود طبقہ علماء بلکہ خصوصی طور پر اس جماعت اسلامی کا ہاتھ تو نہیں؟ ہر جزئی کو اصول کا ہم مرتبہ قرار دے دینے اور بعض جزئیات میں غلو و انہماک کا نتیجہ قدرتاً یہی نکلتا ہے کہ دیکھنے والے کو "کل" کی طرف سے دہشت اور بیزاری پیدا ہو جاتی ہے

اصلاح کے حدود۔ جماعت اسلامی پاکستان کی مجلس شوریٰ کی تجاویز ہیں:۔

"ریڈیو اور سینما اور دوسری تفریحات کو اخلاق سوز سرگرمیوں سے ہٹا کر تعمیری مقاصد کے تابع کرنے، جائز تفریحات کیلئے شہروں اور قصبوں اور خاص طور پر نئی آبادیوں میں مناسب انتظامات کرنے، ملکی اور غیر ملکی لٹریچر پر احتساب کی کڑی نگاہ جمائے رکھنے، مخلوط تعلیم کا سد باب کرنے، آرٹ اور کلچر کے نام سے ہونے والی سرگرمیوں میں عہدیدار اور سرکاری افسروں کے لئے حصہ لینے کی ممانعت کرنے اور زنا کاری کے اڈوں کا ملک بھر میں استیصال کرنے کے مطالبات پیش کئے گئے ہیں ..... ان میں خطاب صرف حکومت ہی سے نہیں کیا گیا ہے بلکہ عوام سے بھی دردمندانہ اپیل کی گئی ہے۔"

کیا اچھا ہوتا اگر جماعت نے اپنا سارا زور، انہیں اخلاقی مقاصد کی اصلاح تک محدود رکھا ہوتا، جس کا تقریباً ہر جزو متفقہ ہے۔ اور امت کی ہر پارٹی، ہر مسلک کے لوگوں کو ساتھ لے کر اس محاذ پر کامیابی کے بعد دوسرا قدم اٹھایا ہوتا۔ (صدق جدید لکھنؤ ۲۲ جولائی ۱۹۵۵ء)

خون کے بنک

آپ کسی خیراتی ادارے کو یا کسی نیک مقصد کے لئے روپیہ دے کر ایک اہم قومی فرض سے سبکدوش ہوتے ہیں۔ اہل ثروت مریضوں کے لئے ہسپتال اور وارڈ بنواتے ہیں۔ کہیں رہگزروں پر مسافروں کے پینے کے لئے پانی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ کہیں سرائیں، پل اور کنوئیں بنوائے جاتے ہیں۔ یہ سب کام روپے پیسے سے انجام دیئے جاتے ہیں۔ جسکے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو وہ اگر دوسروں کی مدد کرنا چاہے تو کیا کرے؟ وہ جسمانی محنت اور قربانی کے ذریعے خدمت کر سکتا ہے ــــ انسانی خدمت اور قربانی کا ایک نیا ذریعہ خون کا عطیہ دینا ہے۔

آپ کے خون کا عطیہ خون کے بنک میں جمع رہتا ہے اور پھر حسب ضرورت ایسے مریضوں کو مہیا کیا جاتا ہے۔ جن کی زندگی خون کی کمی کی وجہ سے خطرے میں ہوتی ہے ــــ عام تندرست آدمی ایک وقت میں آدھ سیر تک خون کا عطیہ دے سکتا ہے۔ اس سے اس کی صحت میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔ خون کی کمی دو چار ہفتوں میں پوری ہو جاتی ہے۔ خون دیتے وقت کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ خون کا عطیہ صرف ایسے افراد سے لیا جاتا ہے۔ جن کی صحت اچھی ہو۔ اور وزن ایک من چودہ سیر سے زیادہ ہو

خون کیا ہے؟

خون ایک پیلے رنگ کے سیال مادے سے بنتا ہے جسے پلازما کہتے ہیں۔ اس مادے میں کروڑوں کی تعداد میں جاندار ذرے تیرتے رہتے ہیں۔ جو سرخ اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔

اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک قطرہ خون میں ۲۵ کروڑ سرخ ذرے اور چار لاکھ سفید ذرے ہوتے ہیں سرخ ذرے پھیپھڑوں سے آکسیجن جسم کے ہر حصے تک پہونچاتے ہیں۔ ان ذروں کی تعداد اگر کم ہو جائے تو انسان کا رنگ پیلا سا ہو جاتا ہے۔ اور وہ انیمیا یعنی قلت خون کا مریض کہلاتا ہے۔ ان ذروں کے علاوہ خون میں کچھ اور کیمیائی اجزاء بھی ہوتے ہیں

پلازما کا کام خون کے ذروں کو تمام جسم میں پہنچانا ہے

انتقال خون

جب کسی حادثے بیماری یا اپریشن کی وجہ سے کسی شخص کا کچھ خون ضائع ہو جائے تو اس کمی کو اسی نوعیت کا خون جسم میں داخل کر کے پورا کیا جاتا ہے۔ انسانی جسم سے اگر دو سیر سے زیادہ خون بہ جائے تو وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ انتقال خون سے ایسے مریض کو بچایا جا سکتا ہے۔ جو زیادہ خون بہ جانے کی وجہ سے موت کے منہ میں جا رہا ہو۔

جب خون کا کوئی عطیہ بلڈ بنک کے سرد خانہ میں رکھا جاتا ہے تو تھوڑی دیر کے بعد سرخ ذرے نیچے بیٹھ جاتے ہیں اور پلازما اوپر رہ جاتا ہے پلازما حسب ضرورت ان مریضوں کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔ جن میں اس کی کمی ہو اور سرخ ذرے انیمیا کے مریضوں کو بہم پہونچائے جاتے ہیں۔

انتقال خون کی مدد سے اب ہسپتالوں میں ہزاروں جانیں بچائی جا رہی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ بلڈ بنک میں جا کر خون کا عطیہ دیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ صرف لاہور میں اتنے مریض ہسپتالوں میں آتے ہیں کہ ان کے خاطر خواہ علاج کے لئے کم از کم دس ہزار خون کے معطی درکار ہیں جو باقاعدگی سے بلڈ بنک میں جا کر خون کا عطیہ جمع کرائیں۔ اس وقت عطیہ دینے والوں کی تعداد بہت کم ہے اس تعداد میں اضافہ کرنا ہر شہری کا فرض ہے

خون کا بنک

لاہور کے میو ہسپتال میں خون کا بنک گذشتہ چودہ سال سے قائم ہے اور انسانی زندگی کو بچانے کے سلسلے میں نمایاں خدمت انجام دے رہا ہے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

اسرائیل کے گشتی دستہ نے سرحد عبور کر کے ہوم گارڈ پر حملہ کر دیا

تل ابیب ۲۹ر جولائی۔ اسرائیل ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ بیت اللحم کے جنوب میں وادیٔ فوکن میں جو اسرائیل اردن سرحد پر ہے۔ اسرائیل اور اردن کے فوجی دستوں میں کئی گھنٹے تک جھڑپیں ہوئیں۔ نتیجہ میں تین اسرائیلی کاشتکار زخمی ہوئے۔ جب جائے واردات پر ایک اسرائیلی آرمرڈ کار پہنچی۔ تو اردن کے سپاہیوں نے اس پر گولیاں برسائیں۔ اسرائیل ریڈیو کا کہنا ہے۔ کہ سرحد پر کاشت کرنے والے مسلح یہودی کاشتکاروں پر بھاری فائرنگ کی گئی۔ ایک زخمی یہودی کو مسلسل فائرنگ کی وجہ سے اٹھا کر نہیں لے جایا جا سکا۔ اسرائیل اور اردن کے درمیان یارین کے علاقہ میں بھی تصادم کی اطلاع ملی ہے۔ اردن کے افسران کا کہنا ہے۔ کہ اسرائیل کے گشتی دستے نے سرحد عبور کی۔ اور اردن کے ہوم گارڈ پر فائرنگ کی۔ اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ آخر شب تک طرفین ایک دوسرے پر فائرنگ کرتے رہے۔ اردن نے مشترکہ جنگ بندی کمشن کو اس امر کی شکایت کی ہے۔

ماسٹر تارا سنگھ بلا مقابلہ صدر منتخب ہو گئے

امرتسر ۲۹ر جولائی۔ ماسٹر تارا سنگھ اکالی دل کے بلا مقابلہ صدر منتخب ہو گئے۔ اس سے پہلے بھی وہ دل کے صدر تھے۔

بھارتی سفیر کی روسی وزیر خارجہ سے ملاقات

ماسکو ۲۹ر جولائی۔ یہاں بھارتی سفیر مسٹر کے۔ پی۔ ایس مینن نے آدھ گھنٹے تک روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس ملاقات میں جنیوا کانفرنس سے متعلق امور زیر بحث آئے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا بات چیت میں ہند چینی کے بین الاقوامی کمیشن میں ہندوستان کی ممبری کا سوال زیر بحث آیا۔ ہندوستانی سفارت خانہ کے ترجمان نے کہا۔ کہ یہ ان سوالوں میں سے ایک ہے۔ جن پر جنیوا کانفرنس میں غور و خوض ہوا۔

بھارت کے علاقہ گڑگاؤں میں ٹڈی دل کا زبردست حملہ

گڑگاؤں ۲۹ر جولائی۔ ایک بڑے ٹڈی دل نے گڑگاؤں کے ضلع میں حملہ کر دیا ہے۔ اتنا بڑا حملہ موجودہ لوگوں کی یاد میں کبھی نہیں ہوا۔ ٹڈی کا رنگ زرد ہے۔ اور انہوں نے چار سو دیہات میں فصل کشی شروع کر دی ہے۔ تحصیل نوح ریواڑی گڑگاؤں اور پلول میں ٹڈیوں سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ اور ٹڈیاں اب تک فضا میں منڈلا رہی ہیں۔

پرتگیزی مقبوضات میں کرفیو جیسے حالات پیدا ہو گئے

بمبئی ۲۹ر جولائی۔ یہاں پر موصول شدہ اطلاعات کے مطابق گوا میں مزید گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ تمام مقبوضات میں تقریباً کرفیو کی سی حالت پیدا کر دی گئی ہے۔ پرتگیزی حکام نے مقبوضات کی تمام آبادی پر غدار ہونے کا شبہ شروع کر دیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں مقبوضات سے ہندوستان کے علاقہ میں لوگ داخل ہونے شروع ہو گئے ہیں۔

خون کے بنک (بقیہ صفحہ ۶)

ایک دوا کی حیثیت میں خون کی اہمیت اب بہت بڑھ چکی ہے۔ خون کا عطیہ اگر بغیر کسی معاوضے کے دیا جائے۔ تو یہ ایک اہم انسانی خدمت ہے۔ دوسری صورت میں بنک کی طرف سے یہ بھی انتظام کیا گیا ہے۔ کہ خون دینے والے کو بیس روپے کا معاوضہ دیا جائیگا۔ یہ معاوضہ ہر بار خون دینے پر پیش کیا جاتا ہے۔ اور یہ ان مریضوں سے وصول کیا جاتا ہے۔ جو ہسپتال میں اپنے خرچ پر علاج کرواتے ہیں۔

خون دینے سے جسم کی کسی قسم کی نقاہت محسوس نہیں ہوتی۔ اور نہ کوئی زخم بنتا ہے۔ خون دینے کے فوراً بعد حسب معمول کے مطابق کام کاج میں مصروف ہو سکتا ہے۔

پنجاب کے صوبائی افسر انتقال خون نے خدمت خلق کی مختلف انجمنوں۔ قومی رہنماؤں اور درد دل رکھنے والے افراد سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ بلڈ بنک میں تشریف لا کر خون جمع کرنے کی مہم میں حصہ لیں اس سلسلہ میں عوام سے رابطہ پیدا کرنے کے لئے ضروری لائحہ عمل تجویز کرنے میں مدد دیں۔ یہ ایک اہم قومی خدمت ہے۔ جس کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

دو اعلیٰ افسروں کی کراچی کو روانگی

لاہور ۲۹ر جولائی۔ خفیہ پولیس کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل عطا محمد نون اور خفیہ پولیس کے سپرنٹنڈنٹ پولیٹیکل خان ذوالفقار کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ پنجاب کی موجودہ گرفتاریوں اور کمیونسٹ پارٹی کے خلاف قانون کئے جانے کے بعد کی صوبے کی ٭

٭ سیاسی صورت حال سے وزارت داخلہ کو مطلع کریں گے۔

عنقریب معاہدہ جنیوا کی منظوری کا اعلان کر دیا جائیگا

دہلی ۲۹ر جولائی۔ وزیر خارجہ برطانیہ مسٹر ایڈن نے کولمبو کانفرنس کے انعقاد کے وقت ایک مکتوب میں درخواست کی تھی کہ جنیوا کانفرنس میں ہند چینی کے متعلق جو سمجھوتہ ہو۔ کولمبو طاقتیں بھی اس کی حمایت کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ کولمبو کانفرنس میں شریک ہونے والی طاقتیں عنقریب معاہدہ مذکورہ کی حمایت کا اعلان کر دیں گی۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ہندوستان پہلے ہی ہند چینی میں جنگ بندی کمیشن کی صدارت منظور کر چکا ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ معاہدہ جنیوا کا حامی ہے۔ باقی چار ممالک کے وزرائے اعظم بھی معاہدہ جنیوا کی تائید کر چکے ہیں۔ متوقع اعلان میں انہی خیالات کی تصدیق رسمی طور سے کر دی جائے گی۔

ہوم سکرٹری امریکہ نہیں جائیں گے

لاہور ۲۹ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب کے ہوم سکرٹری مسٹر غیاث الدین احمد اب امریکہ نہیں جا رہے۔ یاد رہے۔ کہ وہ دو ماہ کی ٹریننگ کے لئے امریکہ جانے والے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ اب ان کی جگہ حکومت پنجاب کے محکمہ تعلیم کے سکرٹری امریکہ دو ماہ کے لئے جائیں گے۔ پتہ چلا ہے۔ کہ مسٹر غیاث الدین احمد کا امریکہ کا دورہ اس لئے ملتوی کیا گیا ہے۔ کہ خیال ہے۔ کہ وہ محکمہ بحالیات کے کمشنر جنرل کا عہدہ سنبھال رہے ہیں۔

لاہور ۲۹ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون ۳۱ر جولائی کو لاہور پہنچیں گے۔

اسلامی کتب کے ترجمے (بقیہ صفحہ ۵)

(۲۱) ابو الحسن بہمنیار۔ فلسفہ ارسطو کا ماہر اور ابن سینا کا شاگرد۔ عقلیات میں اس کے دو مقالے جرمنی میں مع اصل متن اور شروح کے لیپزیگ میں ۱۸۵۱ء میں ڈاکٹر سلیمان پوپر نے شائع کئے۔

(۲۲) یحییٰ بن جزلہ۔ فن طب میں اس کی ایک کتاب "تقویم الابدان فی تدبیر الانسان" کا ترجمہ فرنچ میں ۱۵۳۲ء میں اسٹراسبرگ سے شائع ہوا۔

(۲۳) ابو مروان بن زہر اندلسی۔ معالجات طب میں اس کی ایک کتاب "التیسیر فی المداواۃ والتدبیر" کا لاطینی ترجمہ ۱۴۹۰ء میں بندقیہ سے اور ۱۵۳۱ء میں لیول سے شائع ہوا۔ حمیات میں اس کے دو رسالوں کے ترجمے ۱۵۷۸ء میں لاطینی زبان میں بندقیہ سے شائع ہوئے۔ جو اطباء یورپ کے نزدیک اب تک مستند و معتبر سمجھے جاتے ہیں۔

قراقرم کی چوٹی کو سر کرنیوالی مہم کا ایک رکن ڈوب کر مر گیا

مہم اکیس ہزار چھ سو پچاس فٹ نامعلوم چوٹی پر پہنچ گئی!

راولپنڈی ۲۹ جولائی: گلگت سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جرمن قراقرم مہم جو وادی ہنزہ کی ان چوٹیوں پر چڑھنے کی کوشش کر رہی ہے جنہیں آج تک سر نہیں کیا گیا۔ ڈوبنے کے حادثے میں اپنے ایک ساتھی سے ہاتھ دھو بیٹھی ہے!

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر کارل ہیکر تصویریں اتارتے ہوئے دریائے ہنزہ میں گر گئے آپ مہم کے شعبہ سائنس سے متعلق تھے حکومت پاکستان نے ان کی موت پر مہم کے قائد اور ان کے رشتہ داروں کو تعزیت کا پیغام بھیجا۔ اور اس المناک حادثہ پر اظہار ہمدردی کیا ہے۔

اس سے قبل مہم کے قائد نے بلتت نے ہنزہ اتارنا سے جو پیغام بھیجا تھا اس میں کہا گیا تھا۔ کہ مہم ابھی اس کوشش میں کامیاب رہی ہے کہ جو نقطہ بالتیر گلیشئر کو کرے گلیشئر سے ملاتا ہے اسے معلوم کر سکے۔ یہ پیغام انہیں ہزار فٹ نامعلوم چوٹی سے بھیجا گیا تھا۔ جہاں مہم کے ارکین نے پندرہ منٹ پہلے پاکستانی پرچم نصب کیا۔

قراقرم کو سر کرنے والی اس آسٹریا مہم نے اکیس ہزار چھ سو پچاس فٹ کی بلندی سے ایک عجیب خبر بھیجی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ خراب موسم کی وجہ سے ۲۲ ہزار فٹ بلند ناموں چوٹی پر چڑھنے کی تیسری کوشش ناکام رہی مہم کے دو ارکین نے ایک بہت بڑی قوس قزح دیکھی۔ جو آنگوٹھی میں جڑی ہوئی نظر آ رہی تھی اس کے ساتھ ایک انسان کی شکل تھی۔ جو وسط میں کھڑا نظر آتا تھا۔ چند منٹ کے بعد یہ منظر غائب ہو گیا۔

کوریا کے دوبارہ متحد ہونے کا کوئی امکان نہیں

واشنگٹن ۲۹ جولائی: جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری نے صدر آئزن ہاور سے ملاقات کے بعد کہا۔ کہ وہ پر امن ذرائع سے کوریا کو متحد کرنے کا کوئی امکان نہیں دیکھتے۔

ڈاکٹر ری امریکی رہنماؤں کے ساتھ کوریا کو دوبارہ متحد کرنے اور ملک کی صنعتوں کی دوبارہ تعمیر کے لئے اقتصادی امداد پر بات چیت کریں گے۔ آپ اپنی مسلح فوجوں کے لئے مزید امریکی امداد کا مطالبہ کریں گے

قاضی مرید احمد پر پابندی

سرگودھا ۲۹ جولائی: ضلع جھنگ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے قاضی مرید احمد ایم۔ ایل۔ اے (مسلم لیگ) پر امن عامہ کے خلاف سرگرمیاں جاری رکھنے کے لئے پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت مزید ۱/۲ ۱ ماہ کے لئے پابندی عائد کر دی ہے۔ پہلے حکم کی میعاد ۲۴ جولائی کو ختم ہو گئی تھی یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قاضی صاحب کو فرقہ وارانہ سیاسی یا غیر سیاسی تقریروں کی ممانعت بھی کر دی گئی ہے نیز اس سلسلہ میں کوئی جلسہ کرنے یا کسی جلوس کی رہنمائی کرنے سے بھی روک دیا گیا ہے

برطانوی وزیر برائے نو آبادیات مستعفی

لندن ۲۹ جولائی: اطلاع ملی ہے کہ برطانوی وزیر برائے نو آبادیات مسٹر اولیور لٹلٹن نے مسٹر چرچل کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے خیال ہے۔ کہ نو آبادیات کے متعلق چرچل پالیسی سے اختلاف ہونے کے سبب یہ استعفیٰ دیا گیا ہے۔

ترقیاتی اسکیم کیلئے مشینری اور گاڑیاں

کوئٹہ ۲۹ جولائی: امریکہ کی غیر ملکی کارگذاریوں کے نظم و نسق کی جانب سے بلوچستان کی ریاستی یونین کو ترقیاتی سکیم کے سلسلہ میں ایک لاکھ پچھتر ہزار ڈالر کی قیمت کی مشینری اور گاڑیاں موصول ہوئی ہیں

مقبوضات پرتگال میں ہونیوالے واقعات کی ذمہ داری ہند پر نہیں

حکومت ہند کی طرف سے جواب کا مسودہ مرتب ہو رہا ہے

دہلی ۲۹ جولائی: حکومت پرتگال نے یہ الزام عائد کیا تھا کہ ہندوستان پرتگال کے مقبوضات میں مداخلت کر رہا ہے حکومت ہند کی طرف سے اس کے جواب کا مسودہ مرتب کیا جا رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت اپنے جواب میں واضح کرے گی۔ کہ پرتگال کے مقبوضات میں جو واقعات ہوئے۔ ان کی ذمہ داری حکومت ہند پر نہیں ـــــ اس سلسلے میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ حکومت پرتگال نے مذکورہ بالا مسئلہ شمالی اوقیانوس کے معاہدہ میں شریک طاقتوں کو پیش کیا تھا۔

۲۲ جہاں ہوائی اڈے پر وزیر خارجہ روس مسٹر مولوٹوف نے ان کا خیر مقدم کیا۔

چین کے بارے میں امریکہ کا رویہ اچانک زیادہ سخت ہو گیا

حالیہ واقعات کا جو خوشگوار اثر ظاہر ہوا تھا امریکی رویہ کی سختی سے خاک میں مل گیا برطانوی حلقوں کا خیال

واشنگٹن ۲۹ جولائی: پچھلے چند دنوں میں چین کے متعلق امریکہ کا رویہ سخت ہو گیا ہے۔ مسٹر آئزن ہاور آج کل ایک نازک صورت حال سے دوچار ہیں۔ وہ اس امر پر غور کر رہے ہیں۔ کہ امریکی جذبات کو پیکنگ کے نوٹس میں کس طرح لایا جائے۔ انہیں دنوں انہوں نے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کو وائٹ ہاؤس میں طلب کیا تھا۔ اس ملاقات کو پالیسی کے نقطہ نگاہ سے نہایت اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ اس ملاقات کے بعد بین الاقوامی حقوق کے اتلاف کے بارے میں چین کے رویہ کے خلاف وزارت خارجہ میں ایک پرزور احتجاجی مراسلہ کا مسودہ تیار کیا گیا۔ اور حکومت برطانیہ سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ یہ نوٹ چین کی کمیونسٹ حکومت کو پہنچا دے کیونکہ مغربی طاقتوں میں سے برطانیہ ایک ایسا ملک ہے۔ جس نے چین کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ امریکیوں نے اس خبر کو انتہائی حیرت کے ساتھ سنا۔ کہ آج کل امریکی بحریہ کا پہلا اور ساتواں بحری بیڑہ مشرق بعید کے سمندروں میں پہنچا ہوا ہے زمانہ جنگ کے بعد سے امریکہ کی بالعموم یہ پالیسی رہی ہے۔ کہ ایک وقت میں وہاں صرف ایک ہی بحری بیڑہ بھیجا جائے۔ برطانوی حلقوں کا خیال ہے کہ چینی حکومت کے معافی مانگنے کے جو خوشگوار اثرات پیدا ہوئے تھے۔ امریکی رویہ کے شدید ہو جانے کی وجہ سے وہ خاک میں مل گئے ہیں۔

ملٹری اسٹیٹ افسروں کو ڈپٹی کمشنر بحالیات کے اختیار

لاہور ۲۹ جولائی: حکومت پنجاب کی طرف سے پاکستان بحالیاتی آرڈیننس مجریہ ۱۹۴۸ء کی دفعہ ۳ کے تحت پنجاب کی چھاؤنیوں میں تمام ملٹری اسٹیٹ افسروں اور اسسٹنٹ افسروں کو ۱۱ اگست ۱۹۵۲ء سے ان کے اپنے حلقوں میں ڈپٹی کمشنر بحالیات کے اختیارات سونپ دیئے جائیں گے۔

اٹیلی اور بیوان جاپان جائیں گے

ٹوکیو ۲۹ جولائی: مسٹر اٹیلی، مسٹر بیوان اور برطانوی لیبر پارٹی کے دوسرے ارکان نے جو آئندہ ماہ چین جا رہے ہیں چین کے دورے سے فارغ ہونے کے بعد جاپان آنے کی دعوت قبول کر لی ہے متوقع ہے۔ کہ لیبر ممبران کی یہ پارٹی ستمبر کے اوائل میں ٹوکیو پہنچے گی۔ اور وہاں تقریباً ایک ہفتہ قیام کرے گی۔

"عام فہم سائنس" کے موضوع پر

مسٹر عباسی کی تقریر

لاہور ۲۹ جولائی: صنعتی و تجارتی میوزیم میں "عام فہم سائنس" کے سلسلہ تقاریر میں جناب اے۔ آر۔ عباسی ۳۱ جولائی کو بروز ہفتہ شام کے ساڑھے پانچ بجے میوزیم کے ریڈنگ روم میں پانچویں تیسری تقریر بعنوان "عام فہم بجلی" کریں گے۔

اس موضوع کی وضاحت کے لئے دستاویزی فلم بھی دکھلائے جائیں گے۔

دو اشخاص کو خطرناک غنڈہ قرار دیا گیا

لاہور ۲۹ جولائی: سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ضلع جہلم کے حسب ذیل اشخاص کو خطرناک غنڈہ قرار دے دیا گیا ہے۔

(۱) عبدالکریم عرف بلھن ولد جلال دین قوم کشمیری ساکن ٹوپا محلہ جہلم (۲) غلام حسن عرف بادشاہ ولد نادر خان ساکن موضع دھدیال تھانہ چکوال ضلع جہلم اور سالانہ صفائی کے باعث ۔۔ اگست ۱۹۵۳ء کو عوام کے لئے بند رہے گا۔

جنوب مشرقی ایشیا کی تحفظ کا دفاعی معاہدہ

دہلی کے باخبر حلقوں کی طرف سے ایک افواہ کی تردید

دہلی ۲۹ جولائی: بعض غیر ملکی اخباروں نے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ مسٹر چو این لائی وزیر اعظم چین نے جنوب مشرقی ایشیا کے اجتماعی تحفظ کے معاہدہ کو روکنے کے لئے ان ممالک کو ایک ۲۰ سالہ معاہدہ کی تجویز پیش کی ہے۔ اور یقین دلایا ہے کہ چین ان ممالک کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دے گا۔ اور رعیت کو خود مختاری دے گا۔ دلائی لامہ اس معاہدہ کی گفتگو کے لئے پیکنگ گیا ہے۔ دہلی کے باخبر حلقوں نے اس اطلاع کو بے بنیاد بتایا ہے۔

مسٹر ڈانگ ماسکو میں

لندن ۲۹ جولائی: جنیوا کانفرنس میں شریک ہونے والے ویت منہ ڈیلیگیشن کے سربراہ مسٹر فیام وان ڈانگ بذریعہ طیارہ پیکنگ جاتے ہوئے ماسکو پہنچے

۲ اگست کو شالامار باغ بند رہیگا

لاہور ۲۹ جولائی: شالامار باغ ضروری مرمت